83362-اگر معلوم نہ ہو کہ جانور ذبح کیا گیا یا بے ہوش کرنے سے مر گیا ہے

سوال

جرمن لوگ جانور ذبح کرتے ہیں تو پہلے اسے بے ہوش کرتے ہیں، اور وہ اہل کتاب میں شمار ہوتے ہیں ان کے اس طریقہ سے ذبح کردہ گوشت کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اصل یہی ہے کہ اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے چاہے وہ یہودی ہو یا عیسائی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{سب پاکیزہ اشیاء آج تمہارے لیے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا (ذبیحہ) تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا (ذبیحہ) ان کے لیے حلال ہے }.المآئدۃ(5).

دوم :

مسلمان اور اہل کتاب کی جانب سے ذبح کردہ جانور کے حلال ہونے میں شرط یہ ہے کہ ذبح اپنی جگہ میں ہو، اس کی دونوں رگیں کاٹی جائیں، اور اگر اس کے ساتھ حلق جس سے سانس جاری ہوتا ہے، اور کھانا اور پانی جاتا ہے وہ رگ بھی کاٹی جائے تو اکمل ذبح ہوگا.

لیکن جانور کو ذبح کرنے سے قبل بے ہوش کرنے کے متعلق تفصیل پائی جاتی ہے :

اگر تو جانور میں زندگی ہو اور اسے ذبح کر دیا جائے تو اسے کھانا جائز ہے، مثلا اسے ہلکا سا بے ہوش کیا جائے اور فورا ذبح کر لیا جائے.

لیکن اگر جانور کی موت ہو جانے کے بعد اسے ذبح کیا جائے تو اسے کھانا جائز نہیں، بلکہ یہ ضرب سے مرے ہوئے جانور (الموقوذۃ) میں شامل ہوتا ہے، اور الموقوذۃ اس جانور کو کہتے ہیں جسے اونچی جگہ سے نیچے پھینک کر یا پتھر یا لاٹھی کی ضرب لگا کر بغیر ذبح کیے ہی مارا جائے، جیسا کہ حسن، قتادہ اور ضحاک اور سدی رحمھم اللہ سے روایت کیا جاتا ہے.

دیکھیں : تفسیر القرطبی (46/6).

اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

.{تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں }.المآئدۃ(3).

تو یہاں اللہ کا فرمان : مگر جسے تم ذبح کر ڈالو : یہ اس سے جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو سے مستثنی کیا گیا ہے کہ اس میں زندگی ہو اور اسے ذبح کر لیا جائے تو وہ حلال ہے.

یہاں زندہ سے مراد مستقر زندگی ہے جو اس جانور کو ذبح کرتے وقت جانور کے حرکت کرنے سے پہچانی جاتی ہے اور اس کا خون تیزی سے شرارے مار کر نکلتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، یا جو جانور بیماری سے مرا ہو تو وہ حرام ہے، لیکن جو مرنے سے پہلے ذبح کر لیا جائے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{مگر جسے تم ذبح کر لو}.

کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی تو اس نے اپنی بکریوں میں ایک کو مرنے کے قریب دیکھا تو ایک پتھر کو توڑ کر اس بکری کو ذبح کر دیا تو انہوں نے اپنے اہل و عیال کو کہا تم اسے مت کھاؤ حتی کہ میں جا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت نہ کر لوں، یا پھر کسی دوسرے کو دریافت کرنے کے لیے بھیجوں، تو وہ خود آئے یا کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اسے کھا لو"

اور اگر اس میں زندگی صرف اتنی بچی ہو جتنی ذبح کردہ جانور میں حرکت ہوتی ہے تو وہ ذبح کرنے سے مباح نہیں ہو گا.

اور اگر اسے کسی نے پایا اور اس میں زندگی مستقر ہو یعنی اس کا ذبح کرنا ممکن ہو تو وہ آیت اور حدیث کے عموم کی بنا پر حلال ہو گا، چاہے اس جانور کے متعلق یہ علم ہو جائے کہ وہ اس حالت میں زندہ نہیں رہ سکتا یا پھر زندہ رہے گا، یا علم نہ ہو آیت اور حدیث کا عموم اسی پر دلالت کرتا ہے، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی سے کوئی سوال نہیں کیا اور نہ ہی تفصیل پوچھی.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ایک بکری جس کو بھیڑیے نے چیر پھاڑ کھایا تو بکری کا ایک عضو زمین پر گر پڑا، اور اسے پتھر کے ساتھ ذبح کر لیا گیا تو ابن عباس اس کے متعلق کہنے لگے :

جو عضو علیحدہ ہو کر زمین پر گر پڑا ہے اسے پھینک دو اور باقی سارا گوشت کھا لو.

اور امام احمد نے ایسے جانور جسے ایک چوپائے نے زخمی کر دیا تھا حتی کہ اس میں موت کے آثار نظر آنے لگے لیکن اس میں روح باقی تھی اور اسے ذبح کر لیا گیا تو اس کے متعلق فرمانے لگے :

اگر اسنے اپنی دم ہلائی اور آنکھیں جھپکیں اور خون بہہ نکلا تو مجھے امید ہے ان شاء اللہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں.

اسے امام احمد کی سند کے ساتھ عقیل بن عمیر اور طاؤس سے بیان کیا جاتا ہے انہوں نے حرکت کرنے کا تو کہا ہے، لیکن خون بہنے کا نہیں کہا، اور یہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے مسلک کے مطابق ہے.

اور اسماعیل بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں : میں نے امام احمد سے ایسی بیمار بکری کے متعلق سوال کیا جس کی موت کا خدشہ ہو، اور لوگ اسے ذبح کر لیں، صرف انہیں اس کی آنکھ جھپکنے کا ہی علم ہو سکا، اس سے زیادہ نہیں، یا پھر اس کی اگلی یا پچھلی ٹانگ یا دم میں کمزور سی حرکت ہوئی اور خون جاری ہو گیا ؟

تو امام احمد رحمہ اللہ کا کہنا تھا : اس میں کوئی حرج نہیں "انتہی.

دیکھیں : المغنی (322/9).

مستقل فتوى كميٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

مسلمان ملک میں الیکٹرانک آلات کے ذریعہ ذبح کیا جانے والا گوشت کھانے کا حکم کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ الیکٹرانک آلات جانور پر کنٹرول کر لیتے ہیں حتی کہ جانور گر جاتا ہے، اور پھر اس کے زمین کے گرنے کے فورا بعد قصائی اسے ذبح کر دیتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے کہ الیکٹرانک آلات کے جانور پر کنٹرول کرنے اور اس کے زمین پر گرنے کے فورا بعد قصائی اسے اس حالت میں ذبح کرتا ہے کہ جانور میں زندگی موجود تھی تو اس کا کھانا جائز ہے.

لیکن اگر اس کی موت کے بعد اسے ذبح کیا گیا ہو تو اس کا گوشت کھانا جائز نہیں، کیونکہ یہ جانور ضرب سے مرے ہوئے (الموقوذة) جانور کے حکم میں شامل ہوتا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے حرام قرار دیا ہے، لیکن اگر اسے ذبح کر لیا جائے تو حلال ہوگا، اور ذبح کرنے کی بھی تاثیر اس وقت ہوگی جب جانور کی اگلی یا پچھلی ٹانگ وغیرہ حرکت کرنے یا خون تیزی سے خون جاری ہونے سے زندگی کا ثبوت مل جائے جو ذبح کرنے تک رہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں}.المآئدۃ (3).

تو اللہ سبحانہ و تعالی نے چوپایوں میں سے خطرناک زخمی ہونے والوں کو اس شرط پر مباح قرار دیا ہے کہ اسے ذبح کر لیا جائے، وگرنہ اس کا کھانا حلال نہیں" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (455/22).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے :

"اول :

اگر تو جانور کے سر میں ضرب لگا کر یا پھر اسے کرنٹ لگایا جائے تو ذبح کرنے سے قبل ہی وہ جانور مر جائے تو یہ موقوذۃ یعنی ضرب سے مرنے والے جانور میں شمار ہوتا ہے، چاہے بعد میں اس کی گردن کاٹ بھی دی جائے یا اسے نحر بھی کیا جائے (نحر یہ ہے کہ اس کے حلق کے نیچے چھری ماری جائے) تو اسے کھایا نہیں جا سکتا، اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے درج ذیل فرمان میں حرام کیا ہے :

.{تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں}.المآئدۃ (3).

علماء اسلام کا اجماع اور اتفاق ہے کہ اس طرح کا ذبح حرام ہے، اور اگر مذکورہ طریقہ سے بے ہوش کرنے کے بعد اس میں جان ہو اور اسے ذبح یا نحر کر لیا جائے تو اسے کھانا جائز ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس آیت میں فرمایا ہے :

.{جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو}.

تو اس کے بعد فرمایا :

.{مگر جسے تم ذبح کرلو}.

اللہ سبحانہ وتعالی نے ان حرام کردہ سے اسے استثنی کیا ہے جسے زندہ حالت میں پایا جائے اور اسے زندہ حالت میں ہی ذبح کر لیا گیا ہو، تو اسے ذبح کرنے کی تاثیر کی بنا پر کھایا جائيگا، لیکن اس کے بخلاف جو بے ہوش کرنے کی بنا پر ذبح یا نحر کرنے سے قبل ہی مر جائے، کیونکہ اس کے حلال ہونے میں ذبح کی کوئی تاثیر نہیں.

اس سے یہ علم ہوا کہ قرآن مجید نے ان جانوروں کو حرام کیا ہے جو بے ہوش کرنے کی بنا پر ذبح کرنے سے قبل ہی مر جائيں، کیونکہ بے ہوش کردہ جانور ضرب سے مرنے والا جانور ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے سورۃ المآئدۃ کی آیت میں اس کو حرام قرار دیا ہے، لیکن اگر اسے زندہ پایا جائے اور زندہ ہونے کی صورت میں ہی اسے ذبح یا نحر کر لیا جائے تو وہ حلال ہے.

دوم :

حیوان کو ضرب یا کرنٹ وغیرہ لگا کر بے ہوش کرنا حرام ہے، کیونکہ اس میں جانور کو اذیت اور عذاب ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو اذیت اور عذاب دینے سے منع فرمایا ہے، بلکہ جانور کے ساتھ رحم اور نرمی و شفقت کرنے کا حکم دیا ہے.

بلکہ خاص کر ذبح کرنے کے متعلق تو خاص کر اہتمام کرنے کا حکم دیا، امام مسلم رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس میں روح ہو اسے نشانہ بازی کا ہدف مت بناؤ"

اور امام مسلم رحمہ نے ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی جانور کو باندھ اور نشانہ بنا کر قتل کرنے سے منع فرمایا"

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ہی شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے، تو جب تم قتل کرو تو اس میں بہتری اختیار کرو، اور جب ذبح کرو تو بہتر طریقہ سے کرو، اور تمہیں اپنی چھری تیز کر لینی چاہیے اور اپنے ذبح کردہ جانور کو راحت پہنچائے"

اور اگر بے ہوش کیے بغیر جانور ذبح کرنا میسر نہ ہو تو پھر اس میں شرط یہ ہے کہ بے ہوش ہونے کے بعد وہ مرے نہیں بلکہ اس میں زندگی ہونی چاہیے اور زندہ ہونے کی صورت میں اسے ذبح یا نحر کیا جائے تو ضرورت کی بنا پر بے ہوش کرنا جائز ہے اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22/456-457).

سوم :

اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا آپ بیان کر رہے ہیں کہ وہ ذبح کرنے سے قبل جانور کو بے ہوش کرتے ہیں، تو اس میں تین احتمالات ہیں :

پہلا احتمال :

جس جانور کے متعلق ہمیں علم ہوجائے کہ وہ جانور بے ہوش کیا گیا اور اس کی موت سے قبل اسے ذبح کرلیا گیا، تو اسے کھانا حلال ہے.

دوسرا احتمال :

جس کے متعلق ہمیں علم ہو کہ وہ بے ہوش ہونے سے مرگیا ہے، تو اس جانور کا گوشت کھانا حلال نہیں.

تیسرا احتمال :

جب اس کی حالت کا علم ہی نہ ہو اور اس سے جاہل رہا جائے، تو تو پھر اس حالت میں اغلب کو لیا جائیگا، اگر تو ملک میں یہ اکثر اور غالب ہے کہ جانور کو بے ہوش کرنے سے موت واقع ہونے کے بعد ذبح کرتے ہیں، تو جس کی حالت سے لاعلم ہو اسے کھانا حلال نہیں.

اور اگر غالب اور اکثر یہ ہو کہ اس میں زندگی ہوتے ہوئے اسے ذبح کیا جاتا ہے، تو اسے کھانا حلال ہے.

واللہ اعلم.